سوال

تک رہے گی؟ (1921)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رؤیت ہلال اگر ایک شہر میں ہو تو دیگر اہل امصار و بلاد کے لیے بھی اس کا اعتبار ہوگا یا خاص اسی اہل شہر کے لیے رؤیت معتبر ہوگی کہ جہاں رؤیت ہوئی بصورت اول شہادت بذریعہ تار برقی و خطوط و اخبار قابل حجت ہوں گی یا نہیں اور اس حالت میں شہادت واجب التسلیم کس طرح ہونی چاہیے؟ دوسری صورت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

عد!

رؤیت ہلال اگر ایک شہر میں ہو تو دیگر اہل امصار و بلاد کے لیے بھی اس رؤیت کا اعتبار ہوگا۔

رزة، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "صوموا لرؤیتہ، وأفطروا لرؤیتہ" [1] علیہ)

عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو)

ار (4/79)

الکائن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو ما اخرجہ الشیخان وغیرہما بلفظ:

ا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین))

ض باہل ناحیة علی جہة الانفراد بل ہو خطاب لکل من یصلح لہ من مسلمین فلا استدلال بہ علی لزوم رؤیة اہل بلد لغیرہم من اہل البلاد اظہر من استدلال بہ علی عدم اللزوم لانہ اذا راہ اہل بلد فقد راہ المسلمون فیلزم غیرہم لازمہم انتہی"

اللہ علیہ وسلم کا حکم وہ ہے جسے بخاری و مسلم وغیرہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "جب تک تم چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ رکھنا چھوڑو۔ پھر اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کر لو۔" یہ حکم کسی خاص علاقے کے لوگوں کے لیے انفرادی طور پر مختص نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانو

ن (1) 4/190۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال: لما أراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن یکتب إلی الروم، قیل لہ: إنہم لا یقرؤون کتابا، إلا أن یکون مختوما، فاتخذ خاتما من فضة، فکأنی أنظر إلی بیاضہ فی یدہ، ونقش فیہ محمد رسول اللہ") متفق علیہ. [2]

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم (کے بادشاہ) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کو) بتایا کہ وہ (رومی بادشاہ وغیرہ) مہر زدہ خط ہی قبول کرتے اور پڑھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی (مہر) بنوائی گویا کہ میں اس کی چمک کو ابھی بھی) دیکھ رہا ہوں اس

اس صفحہ میں ہے۔

ب النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلی أہل خیبر إما أن تدوا صاحبکم وإما أن تؤذنوا بحرب" [3]

م صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت ادا کرو۔ یا لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ)

اسی طرح اخبار سماعی اگر موثوق بہا ہوں۔ یعنی وہ ثقات کی خبریں ہوں تو قابل حجت ہیں کما حقق فی الاصول واللہ اعلم بالصواب۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1810) صحیح مسلم رقم الحدیث (1081)

[2]۔۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (6743) صحیح مسلم رقم الحدیث (2092)

[3]۔ مصدر سابق۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصوم، صفحہ: 381

محدث فتویٰ